نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۲۶

بائیبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	〃
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	〃
حضرت محمدؐ	〃
انجیل شریف کی صحت و درستی	〃
اسماءِ الٰہی	〃
خدا کے دس حکم	〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	〃
مسیح یا محمد	〃
نماز	〃
سچا اسلام	〃
قرآن	〃
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	〃
یسوع مسیح	〃
سورہ فاتحہ	〃
ہمارا شافع کون ہے	〃

اثمار شیریں	۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	〃
انصاف کا دن	〃
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۳ر
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۹ پائی
شادی کی بابت خیالات	〃
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال وجواب	۶ پائی
〃 〃 〃 پنجابی اُردو حروف	〃
〃 〃 〃 رومن اُردو	〃
〃 〃 〃 گورمکھی	〃

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر	۱ر
〃 مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر
〃 لوقا کی انجیل پر 〃	۱ر
〃 یوحنا کی انجیل پر 〃	۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۸ر
حل مشکلات حصہ اول	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	۸ر
حیات مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۴ر
راہِ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہبِ رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر	۱۲ر
القابِ مسیح	۱۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر
ابن حور اُردو ۸ر۔ طلائی شمعدان	۴ر
روح سے معمور زندگی	۴ر
طریقِ دعا	۴ر
شعاعِ نور حصہ اول و دویم	۵ر
طیطس یا رفیق صلیب	۸ر



نورافشاں

لودیانہ جمعہ ۱۰ جولائی ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

مسٹر ولیم بمبئی سے شملے محکمہ لیجیسلیٹو میں شریک ہونگے۔

مسٹر جرج ریلوے بورڈ کے کاؤں کے انجنیر ۶ جولائی کو شملے سے بمبئی دورے کیواسطے روانہ ہوئے ہیں۔

برگڈیر جنرل والٹر ڈپٹی اڈیجوٹنٹ تھوڑی دیر میں چار ماہ کی رخصت پر تشریف لے جاتے ہیں۔

مسٹر ٹی - ڈی - فرائی ڈسٹرکٹ و سیشن جج بمبئی جو کہ اجکل رخصت پر ہیں۔ سول سروس سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔

آنربیل مسٹر ایس - پی - او ڈونل جوڈیشل سکرٹری ممالک متحدہ گورمنٹ انڈیا کے ساتھ اپنی خاص ڈیوٹی پوری کرچکے ہیں - اور شملے کو چھوڑ کر نینی تال کو تشریف لے گئے ہیں۔

انیکو لائن کا جہاز کیلی فورنیا نیویارک سے ٹرائے جزیرے کی چٹانوں میں پھنس گیا - اور جہاز اُس کے پاس کھڑے ہیں - مسافروں میں کوئی ہل چل نہیں ہے - موسم دھندلا ہے پر خاموش ہے۔

بعد کی خبر ہے کہ کیلیفورنیا جب کنارے لگا تو سمندر بالکل خاموش تھا - تختۂ جہاز پر ۱۰۱۶ مسافر تھے اور تمام صحیح و سالم دوسرے جہاز پر لے جائے گئے - ملاح تختۂ جہاز پر ہیں - اور یہ امید کی جاتی ہے - کہ جہاز پھر چلانے کے لایق ہوگا۔

ملتسیلو شہر سے ایک تار مظہر ہے - کہ سر لاونل کارڈن نے صلاح دی ہے کہ رعایا برطانیہ ملک سے چلی جاوے۔

یہ خبر ہے کہ جنرل ولا کی فوج ٹورین کو واپس آگئی ہے۔

یہ سنا گیا ہے - کہ مسٹر سی جی سپنسر آئی سی - ایس سر لیبلی ملر کی بجائے مدراس ہائی کورٹ میں مقرر ہوئے ہیں۔

یہ سُنا گیا ہے کہ پروفیسر پیٹرک گیڈس ایڈنبرا اس موسم سرما میں مدراس کی سیر فرماوینگے۔

مسٹر اے - وائی - جی کیمبل آئی - سی ایس کو ۱۵ ماہ کی رخصت ملی ہے۔

۲ جون کو پوپ ۷۹ برس کا ہو گیا ہے اور ابھی تک ہوشیار اور چالاک ہے۔

سفولک گاؤں میں ایک بلی کے بچے کھو گئے اُس نے دو خرگوش پکڑ لئے اور اُن کو اپنے گھر کا ایک حصہ بنا کر پرورش کرتی ہے۔

مسٹر ہیرسن مارٹین گیل ایک انگریز نے ایک گھڑی ایجاد کی ہے جو کہ متواتر اپنی رفتار پر چلتی رہتی ہے - اور اگر اس گھڑی کو بالکل چھوا نہ جاوے تو یہ ۳۰۰۰۰ برس تک کام دے گی۔

تار برقیات

۳۰ جون لنڈن - یہ معلوم ہوتا ہے - کہ آرچ ڈیوک اور اُس کا ہمرکاب دونوں آپس میں تو بے جبکہ اُن کے گولی لگی - آرچ ڈیوک نے یہ آخری الفاظ کہے -

"صوفی بچوں کے واسطے زندگی بسر کرتے ہے"

سراجیو پر کئی سو آدمی پکڑے جس میں ایک سرویا کا ڈپٹی ہے - لیکن تدابیر ابھی تک پتا نہیں لگی -

زار نے شہنشاہ فرانس جوزف کو ماتم ظاہر کرنے کا تار بھیجا ہے -

۳۰ جون ویانا - آج شہنشاہ نے عوام میں نئے وارث کو قبول کیا ہے - وہ آرچ ڈیوک چارلس ہے - اور آسٹریا اور ہنگری کا مربہ -

۳۰ جون - پولا - ایک فوج گئی ہے تاکہ ڈیوک فرانس فرڈیننڈ و اُن کی میم صاحبہ کی لاش کو لادے -

۳۰ جون - میٹروویچ (آسٹریا) آرچ ڈیوک اور اُن کی میم صاحبہ کی لاش یہاں پر لائی گئی ہیں - فوجی - اور بحری عزت دی اور شہر کی عمارات کالے کپڑے سے ڈھانپی گئیں - اُن کی لاش ایک جہاز پر رکھی گئی تھی - جبکہ گھنٹے بج رہے تھے - اور ڈھنپے ہوئے ڈھول بج رہے تھے -

جہاز پر بار بی ہار تھے - جس پر لاش تھی اور وہ دریا پر سے ایک گاؤں سے گزرتا تھا - اور سلامی ہوتی تھی کنارے پر پہونچنے پر لاش ایک جنگی جہاز بنام ویری بس یونائیٹس پر رکھی گئی - یہ جہاز شمال کی طرف کو چلا گیا -

۳۰ جون لنڈن - ایک سوداگر اور گاڑی بنانے والے اور ایک تھیڈ کا کارخانہ اور بہت سی عمارتیں جو کہ اولڈ کینٹ روڈ پر تھیں آج صبح آگ سے جل گئیں - نقصان ..... پونڈ کا بتایا جاتا ہے -

۳۰ جون لنڈن ایک آدمی ایک عورت اور ایک بچہ کیلیفورنیا جہاز میں مارے گئے -

دو توپ کی کشتیوں نے جو کہ کنارے پر تھیں بچا لیا

۳۰ جون لنڈن - ایک لنڈن گزٹ خبر دیتا ہے کہ جنرل سر این ہیملٹن - جنرل سر ایچ ایل سمتھ ڈورین کی بجائے اور سر چارلس ڈگلس جنرل سر آرتھر پگیٹ کی بجائے اور لفٹنٹ جنرل سر جیمس گریسن لفٹنٹ جنرل سر جے - ایس ایورٹ کی بجائے ہز مجسٹی بادشاہ کے جنرل اے ڈی کیمپ مقرر ہوئے ہیں -

۳۰ جون اسپنیرد - جنرل ولا اور گرنزا کے درمیان ایک کنفرنس ہونے والی ہے - اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اُن کے رشتے ٹوٹ جاوینگے -

۳۰ جون کلکتہ ہز اکسیلنسی گورنر بنگال و لیڈی کارمائیکل معہ سٹاف کے دارجلنگ سے کل دوپہر کو بیرک پور میں تشریف آور ہوئے ہیں وہ جو کہ سٹیشن ہز اکسیلنسی کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے -

آنریبل مسٹر نوہن کمشنر پریزیڈنسی ڈویژن - مسٹر ڈونلڈ - ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ ۲۴ پرگنہ - مسٹر ورنلڈ - سب ڈویژنل مجسٹریٹ بیرک پور - عبدالسبحان پولیس مجسٹریٹ سیالدہ اور مسٹر برسکو سپرنٹنڈنٹ پولیس ۲۴ پرگنہ مسٹر ایف سی ڈی - سی - آئی - اے - ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس اور وغیرہ وغیرہ - آنریبل مسٹر کمنگ چیف سکریٹری - دارجلنگ میل سے بیرک پور سے سیالدہ کو روانہ ہوتے ہیں -

۳۰ جون - شملہ - آنریبل سر امام علی نے ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف کی یاد میں ایک ڈنر کیا - ذیل کے مہمان تھے -

سر رابرٹ ولیٹی کارلائیل - سر ولیم میر لیڈی ہیوٹ - سر داؤد خان - مسٹر و مسز ووڈ - جنرل و مس برڈووڈ - میجر و آنریبل مسٹر سپنیس اور مس غبین - کرنل و مسٹر سکاٹ سر چارلس کلیولینڈ - کرنل و مسز ہڑی مسٹر و مسز ایلر مسٹر و مسس فرسی ڈنخود مرزا شجاعت علیخاں -

یکم جولائی لنڈن - اینکر لائن بتلاتی ہے - کہ کیلیفورنیا کے جہاز کے حادثے سے کوئی نقصان نہیں ہوا -



ایڈیٹوریل نوٹس

نوزادگی یا ازسرِ نو پیدا ہونا

مسیحی مذہب کے مسلمات اور ضروریاتِ نجات میں سے نوزادگی کی تعلیم ایک نہایت ضروری اور جامع تعلیم ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے انجیل میں خاص طور پر اس کی تعلیم دی ہے۔ اور از سرِ نو پیدا ہونا نجات کے لئے یا دوسرے لفظوں میں "آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کی" ایک لابدی اور اکمل شرط قرار دی ہے۔ پہلی تین اناجیل میں اگرچہ خداوند مسیح نے کھلے الفاظ میں یہ تعلیم نہیں دی تو بھی بہت سی ایسی باتیں بتائی ہیں جو نوزادگی میں شامل ہیں اور اُس کی اجزا لاینفک ہیں۔ مگر یوحنا کی انجیل میں یہ تعلیم بڑی صفائی سے اور عین پہلے ہی باب میں دی ہے۔ اور اُس کا تصور تمام کتاب میں بطرز اولیٰ موجود ہے۔ یوحنا ۱: ۱۲ و ۱۳ میں مرقوم ہے۔ کہ "لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادے سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں"۔ یہ تعلیم غیر مسیحیوں کے مذاہب کے اندر پائی نہیں جاتی ہے۔ اُن کا مفصل حال اسجگہ درج کرنا محال ہے اس مقام سے کئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ "خدا کے فرزند بننے کا حق" انسان کی ذات میں نہیں ہے۔ دوم وہ حق نئے سرے سے پیدا ہونے میں ہے۔ سوم یہ نوزادگی بذریعہ ایمان ہوتی ہے۔ جو خدا کی بخشش ہے۔

خدا کے فرزند بننے کا حق انسان کی ذات کے اندر نہیں ہے۔

یہ کہنا کہ بنی آدم طبیعت سے خدا کے فرزند ہیں حقانیت سے بعید۔

نہایت ہی خطرناک اور دھوکا دینے والا ہے خداوند یسوع مسیح نے اس سے بالکل انکار کیا ہے۔ چنانچہ یوحنا ۸: ۴۲ و ۴۴ میں فرمایا ہے۔ کہ "اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے۔ اس لئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں...... تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو"۔ یوحنا کے تیسرے باب میں جو گفتگو نکودیمس کے ساتھ ہوئی۔ اُس میں بتایا گیا ہے کہ ایک جہنمی آدمی کے لئے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے واسطے صرف ایک ہی شرط ہے کہ وہ دوسرا جنم لے۔ پہلا جنم انسان کا طبعی اور انسانی ہے۔ یعنی "خون" سے "جسم کی خواہش" سے "انسان کے ارادے" سے مگر دوسرا جنم "خدا سے پیدا ہوتا ہے"۔ "نئے سرے سے (یعنی اوپر کی طرف سے) پیدا ہونا" "پانی اور روح سے پیدا ہونا"۔ "اُس کے نام پر ایمان لانے سے" "جو اُس پر ایمان لاتا ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں"۔ آسمانی ورثہ پانے سے پیشتر آسمانی پیدائش ضروری ہے۔ نیکودیمس اگرچہ یہودیوں کا سردار اور اسرائیل کا معلم تھا تو بھی اس بات کو سمجھ نہ سکا۔ اس نے یرمیاہ ۳۱: ۳۳ کو پڑھا تو ضرور ہوگا۔ جہاں "نئے عہد" کا ذکر ہے جس میں نئی پیدائش یا دل کا نیا ہونا مشتمل ہے۔ مگر وہ طبعی انسان اور روحانی انسان کے درمیان فرق نہ کر سکا اور نہ سمجھا کہ اُن کے نقاط امتیاز کیا ہیں۔ اور نہ ہی ایک پیدائش کے نقص اور اُس کا غیر مکتفی ہونا اور دوسری پیدائش کی کاملیت اور کافی ہونا اُس کی سمجھ میں آیا۔ بلکہ نئی پیدائش کی تعلیم سے وہ حیران ہوا۔ اُس نے نہ سمجھا کہ حالت کی تبدیلی اصل روحانی پیدائش کی بنیاد ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ نیکودیمس ہی ایک شخص نہ تھا جس کو اس مسئلہ کی تفہیم میں غلطی ہوئی۔ بلکہ آجکل بھی نئے عہد نامہ کے علما اور متعلم جو چوتھی انجیل کو مستند اور اصلی نہیں مانتے وہ بھی اس بڑی سچائی سے ٹھوکر کھا رہے ہیں۔ اور خدا کی سیدھی راہوں کو خراب کر دیتے ہیں۔ یوحنا ۳: ۵ کو مدنظر رکھ کر وہ اگرچہ نوزادگی کی تعلیم کو تسلیم کرتے ہیں تو بھی اُس کو بیرونی عمل کے ساتھ متحد کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اُس بیرونی عمل کے بغیر نوزادگی نہ تو وجود میں آسکتی ہے اور نہ ہی کمل ہو سکتی ہے۔ اُن کا خیال بلکہ یقین ہے کہ بپتسمہ نوزادگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور نوزادگی بپتسمہ ہی کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ وہ لوگ الفاظ "پانی سے پیدا ہونا" سے مراد بپتسمہ لیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا اس آیت میں یا باب میں مطلق ذکر نہیں ہے۔ اور جس کلام کا کل لہجہ اور تعلیم مخالف ہے۔ اور تجربہ بھی اُس کے برعکس ہے یہیں ظاہر ہے کہ یہ نوزادگی نہ تو انسانی ذات اور طاقت کے اندر ہے اور نہ ہی کسی ظاہری سامان کے کسی سے انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ برعکس اس کے وہ آسمان سے۔ اوپر سے۔ روح سے۔ خدا سے ہے۔ اور طبعی انسانی پیدائش سے بالکل علٰحدہ و متفرق ہے۔ "وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں"۔ جو

آسمان میں ہے۔ اوپر ہے۔ روح ہے۔ اور طبیعات سے بلند و بالا ہے۔

نوزادگی کسی بیرونی شے یا عمل سے نہیں آتی

جیسا کہ اور بیان کیا یہ نئے سر سے پیدا ہونا پانی یعنی بپتسمہ یا اُس کے عمل سے نہیں ہوتی۔ انجیل میں اس تعلیم کا اشارہ تک نہیں۔ پولوس رسول جو خداوند یسوع مسیح کی باتوں اور تعلیمات کا سب سے عمدہ مفسر اور شارح ہے بلکہ جو ہمارے منجی خدا اور ہماری اُمید گاہ مسیح یسوع کا رسول ہے "اور جو کہتا ہے کہ جو خوشخبری میں نے سنائی وہ انسان کی سی نہیں۔ کیونکہ وہ مجھے انسان کی طرف سے نہیں پہونچی اور نہ مجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مجھے اس کا مکاشفہ ہوا" وہ اس عمل کی بابت جو نوزادگی میں انسان کے اندر ہوتا ہے۔ یوں بتاتا ہے کہ اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے" (۲ کرنتھی ۵: ۱۷) جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کام انسان کی روح کے اندر اس ایمان کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جو یسوع مسیح پر ہے۔ اور جس کے سبب سے وہ مسیح میں ہوتا ہے۔ وہ دراصل نیا ہے۔ اور کسی وقت مقررہ پر ہوتا ہے۔ اور ایسا عمل ہے جو پہلے انسان میں نہ تھا۔ پولوس رسول نے کبھی یہ نہیں کہا کہ انسان کے اندر یہ نیا پن کسی بیرونی عمل سے یا رسم کے ادا کرنے سے ہوتا ہے۔ بلکہ یہ عمل ہر وقت اور ہر جگہ روحانی ہی تصور ہوا ہے۔ اور بائبل ہی میں اس کا بیان بھی ہوا ہے۔ یہی شہادت ہمارے مسیحی تجربہ کی بھی ہے۔ بائبل کی دعاؤں خصوصاً نئے عہد نامہ کی دعاؤں سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں نوزادگی کے لئے کبھی بھی التجا کی نہیں گئی۔ بلکہ جو کچھ دعاؤں میں مانگا گیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہم کو گناہ اور اس کے بد نتائج سے چھڑا۔ انسان جو دعا کرتا ہے وہ اپنے آپ کو مجرم اور قابل سزا سمجھتا ہے۔ اور عادل خدا کے غضب کے ماتحت اور اپنے آپ کو مایوس سمجھتا ہے۔ یہی حال ہر زمانہ میں انسان کا رہا ہے۔ اور اب بھی ہے۔ اس لئے اس کو مسیح کی محبت اور ایک بخشندہ خدا کی رحمت کی بابت بتایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ دعا میں التجا کرتا ہے۔ کہ خدا اپنی بڑی رحمت سے مجھ گنہگار پر رحم کرے اور میرے گناہوں کو بخش دے۔ ایماندار امید کرتا اور یقین کرتا ہے۔ کہ میں خدا کا فرزند ہوں اور وہ نئی زندگی کے وجد میں "ابا یعنی اے باپ" کہہ کے چلا اٹھتا ہے اور روح خود ہمارے روح کے ساتھ شہادت دیتی ہے کہ خدا کے فرزند ہیں" جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم جان جاتے ہیں۔ کہ ہم اپنے اہل آسمانی باپ کے وارث ہیں۔

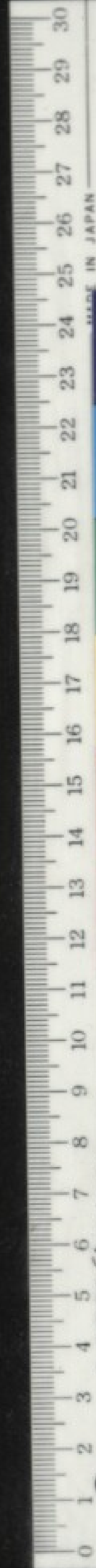
نوزادگی اور تبدیلی میں فرق

عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ۔ نوزادگی اور تبدیلی ایک ہی بات ہے۔ مگر یہ درست نہیں ہے الفاظ نوزادگی اور تبدیلی دونوں مختلف ہیں اسی طرح اُن کے معنی اور مفہوم بھی متفرق ہیں۔ نوزادگی میں تبدیلی تو ہوتی ہے۔

مگر ممکن ہے کہ تبدیلی ہو اور نوزادگی نہ ہو۔ ممکن ہے کہ کوئی ظاہری تبدیلی کو خیال کرکے یہ بھی سمجھے کہ متبدل شدہ میں نوزادگی کا بھی عمل ہو گیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے ممکن ہے کہ انسان کی عقل تو بدلجائے مگر دل نہ بدلا ہو تعلیم بالضرور انسان کو بدل دیتی مگر دل کو بدل نہیں سکتی۔ مصائب درد و دکھ ممکن ہے کہ انسان کی روش کو بدل۔ مگر ان سے دل نہیں بدل سکتا۔ انسان اس سے سر نو پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ انسان اخلاقاً بدلجائے اور ایسا ہوتا بھی ہے۔ یہ تبدیلی نہ صرف مسیحیوں میں ہی ہوتی ہے۔ بلکہ غیر مسیحیوں میں بھی۔ مگر سر نو پیدا ہونا صرف مسیحی میں عمل اور ظہور میں آتا ہے۔ نوزادگی صرف ایک دفعہ ہوتی ہے۔ مگر تبدیلی بار بار وقوع میں آتی ہے۔ نوزادگی کے معنی ہے نئی زندگی۔ ہمیشہ کی زندگی۔ الٰہی زندگی۔ انسان کی روح کے اندر الٰہی زندگی کا جاری ہو جاتا ہے۔ نوزادگی الٰہی فرزندیت اور خدا کے فرزند کی روح کے اندر روح القدس کا دائمی قیام اور اُس کا عمل ہے۔ تبدیلی کی مثال شاؤل بادشاہ جو خدا کے انبیاؤں میں شامل بھی ہو گیا تھا۔ یا شمعون جادوگر جس نے کہا کہ دعا مانگو کہ جو باتیں تم نے کہیں ہیں اُن میں سے کوئی مجھ پہ نہ آوے۔ نوزادگی سے مراد خدا سے اور خدا کی باتوں سے محبت رکھنا اور اُس کی محبت میں نئے یا لگنا ہو جاتا ہے۔

---

۲ جولائی۔ شملہ۔ ہز اکسیلنسی نے آج رات سر ہارکورٹ و لیڈی بٹلر کے ساتھ ڈنر نوش کیا۔ لفٹنٹ جنرل سر جیمس ولکوکس و میجر ایچ ایل ٹومکنس وائسریگل لاج میں وائسرائے کے مہمان فروکش ہوئے ہیں۔



مراسلات

بپٹسٹ مشن ہمیر سکول آگرہ

گذشتہ سے پیوستہ۔

دفع اعتراض } پیشتر اس اعتراض کے رفع کرنے کے ہم دیکھیں کہ جوسیفس یہودی مؤرخ مصلوب مجرموں کے بارے میں کیا تجربہ یہاں لکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے :۔

ایک دفعہ رومی جرنل طیطس نے جس وقت کہ یروشلم کا محاصرہ ہو رہا تھا حکم دیا کہ جاسوسی کیلئے جائے۔ جس وقت وہ جا رہا تھا اُس وقت اُس نے دیکھا کہ اُس کے تین ہمشہری مصلوب کئے گئے لٹکتے پر اُس نے طیطس سے درخواست کی کہ یہ مجرم چھوڑ دیئے جاویں۔ اُس کی درخواست منظور ہوئی۔ مگر باوجود علاج معالجہ اور تیمارداری کے دو مر گئے اور ایک بچ گیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صلیبی موت سے بچنے پر بھی تین روز کے اندر اتنی طاقت نہیں حاصل کر سکتا تھا جس قدر کہ یسوع مسیح میں پائی گئی کہ وہ بشاشت اور تازگی کے ساتھ اپنے جان پہچانوں میں آملا اور ملاقات کی اس لئے ماننا پڑے گا کہ مسیح واقعی مردوں میں سے جی اُٹھا۔ اگر یہ بات مان لیں کہ وہ ہوش میں آگیا تو معترض صاحبان اس کا جواب دیں کہ مسیح کا خاتمہ کیونکر ہوا تو ماننا ہوگا یا تو۔

(۱) وہ روپوش ہو کر کسی ملک میں چلا گیا ہو اور شاگردوں سے کہہ گیا ہو کہ تم اس قسم کی منادی کرو کہ مسیح زندہ ہو گیا اور آسمان پر صعود کر گیا لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ مسیح کے شاگرد ایسے دھوکے باز اور بے وقوف نہ تھے کہ ایک جھوٹی بات کے لئے اپنی عزیز جان نثار کرتے اور اس قدر مصائب برداشت کرتے پس نتیجہ یہ نکلا کہ رسولوں کی شہادت سے پہلے اُن کے خیالات میں ایسا یقین پایا جاتا ہے۔ جس کو ایک پژمردہ اور ناتوان شخص جو قبر سے نکل کر آگیا ہو وہ یقین پیدا نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ جو قدرت الٰہی کے موافق مردوں میں سے جی اُٹھا ہو اور جس کو یقین کے ساتھ اُنہوں نے ملاحظہ کیا ہو

تیسرا اعتراض:۔ یہ ہے کہ شاگردوں کے دماغوں میں گھبراہٹ اور پریشانگی کی وجہ سے یسوع کی ایک تصویر سی کھچ گئی تھی۔ اور اسی سبب سے اُس کا ایک خیالی جسم دیکھتے ہوئے مان لیتے تھے۔ مریم نے پہلے یقین کیا۔ لیکن محض یہ اُس کا خیال ہی خیال تھا وہ دماغی فتور جو مسیح نے سات بھوتوں کو نکال کر اچھا کیا تھا کامل طور پر اچھا نہیں ہوا تھا۔ اُس نے یہ افواہ دیگر مسیحیوں سے بیان کی اور یونہی یہ وبا کی طرح پھیل گئی اور یہاں تک اس خیال نے جڑ پکڑی کہ رسول جب اُن جگہوں کو دیکھتے جہاں کہ یسوع نے منادی کی تھی اور جہاں جہاں گیا تھا اور عجیب وغریب کام کیا تھا۔ تو استاد کی تصویر اُن کے خیالات میں اکدم آجاتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ کہنے لگے کہ ہم نے اُس کو گلیل کے سمندر پر دیکھا۔ گھر میں دیکھا۔ عماوس کو جاتے دیکھا۔ شاگردوں کا یہ کہنا کہ ہم نے یسوع کو دیکھا۔ مگر جو کچھ دیکھتے تھے۔ صرف اُن کے خیالات ہی کی مجسم تصویر تھی اور ایسا ہی دمشق کے راستہ میں پولوس پر ظاہر ہوا۔ اُس نے خیال کیا کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ سن رہا ہوں۔ مگر سوائے اپنے خیالوں کے اور کچھ نہیں دیکھتا تھا

رفع اعتراض۔ ہم معترض صاحب کی یہ بات تب تسلیم کرینگے۔ جب شاگردوں کی یہ شہادت ہوتی کہ ہمیں ایک آسمانی جسم ہوا میں اُڑتے ہوئے دکھائی دیا لیکن اُن کا بیان اس کے خلاف ہے۔ اُن کے اظہار یہ ہیں کہ اُنہوں سے ملاقات ہوئی۔ لوقا ۲۴ باب ۲۵ آیت۔ اس کے وعدہ سُنے اُس کے ساتھ گفتگو کی۔ اُس کو چھوا۔ اس نے اُن کے ساتھ کھایا پیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اُن کے دماغ میں وہم اور خیال نہیں تھا بلکہ مجسم شکل مسیح کی ویسی ہی دکھلائی دی اور حقیقت میں تھی۔ جیسی کہ مصلوب ہونے سے پیشتر تھی۔ یہ سچ بھی مان لیا جاوے کہ ان لوگوں کی جن کو ہم معتبر اور ایماندار ثابت کر چکے ہیں۔ اس جھوٹ اور بطلان کے پھیلانے سے کیا غرض تھی۔ دوم مالیخولیا۔ یا مختل الحواس ہونا علامتیں دماغی فتور کی ہیں۔ عقل سلیم کی نہیں لیکن رسولوں کی زندگی میں ہم ایسی باتوں کا ذکر کہیں نہیں پاتے۔ پولوس رسول اپنے خطوں میں جسم کے کانٹے کا بیان کرتا ہے۔ مگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ۳ برس میں اس نے تمام دنیا میں بڑا زبردست کام کیا۔ رات کو کام کرتا تھا دن کو روحوں کو کماتا۔ یہاں تک کہ رومی شہنشاہ کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ جب ہم خطوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ایسے منطقی دلائل پاتے ہیں۔ نہ صرف اس کی بلکہ دیگر رسولوں کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ عقل سلیم اور کچھ نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس کے ان رسولوں نے اپنے مرنے پر قریب پانچ لاکھ سے زیادہ مسیحی

چھوڑے کہ جو سچے معتقد۔ اور خدا کے برگزیدہ تھے اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ مسیح کا دوبارہ ظہور ایک خیالی وہمی اور دماغی علالت کی وجہ سے ہوا تو ایک یا دو یا تین شخصوں کی حالت میں ہو سکتا ہے اگر ہم فرض کریں کہ مریم پطرس یوحنس کا بیان اسی قسم کا تھا تو باقی شہادتوں پر بھی ماننا پڑیگا مگر مسیح کا کئی شاگردوں کیساتھ چلنا دو دو گھنٹوں تک بات چیت کرنا۔ اُن کے ساتھ کھانا کھانا۔ اپنی پسلی اور ہاتھ پیروں کے نشانات کو دکھلانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مسیح کی شکل شاگردوں کے دماغوں اور خیالوں میں وہم اور وسوسہ نہ تھا بلکہ حقیقت میں زندہ ہونے کا ثبوت اُن کی آنکھوں اور عقلوں کے سامنے تھا۔ بالفرض گیارہ رسولوں کے دماغ میں فتور آگیا ہو تو پانچ سو بھائیوں کا ذکر ہے۔ کیا ان سب کا دماغ بگڑ گیا تھا۔ ایسا واقعہ آج تک کسی تواریخ میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ کہ سب کے سب پاگل بنجاویں۔ خیالات اور تصور میں وہی باتیں آیا کرتی ہیں جنکا ذکر ہو چکا ہو لیکن ایک نئی بات جس کا خیال بھی نہ ہو اُس کا خیال وجود میں کیسے آسکتا ہے۔

لیکن شاگردوں کی حالت دیکھ کر ہمیں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اُن کی کوئی اُمید نہ تھی۔ انہیں خیال بھی نہ تھا کہ جس مسیح کو ہم دفن کر رہے ہیں پھر کبھی زندہ ہوگا۔ جب ان عورتوں نے بیان کیا کہ ہم نے مسیح کو دیکھا ہے اُنھوں نے یقین نہیں کیا تھا بلکہ خود بھاگے ہوئے گئے۔ اور ان عورتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ یہ واقعہ وقوع میں آئیگا۔ ورنہ وہ خوشبو ہرگز نہ لے جاتیں۔

چوتھا اعتراض ۔جرمن کے فلاسفر کہتے ہیں کہ اس موقعہ پر ضرور کچھ نہ کچھ وقوع میں آیا۔ مگر وہ بھی تھا کہ مسیح کی روح نے جب وہ روحوں کے قیام میں پہونچ گئی شاگردوں کی روح پر اثر ڈالا تاکہ انہیں یہ خیال ہو کہ میں زندہ ہوں اور کہ وہ ہمت اور دلاوری کے ساتھ کام شروع کریں

رفع اعتراض ۔ لیکن اس اعتراض میں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعتراض جی اٹھنے کو ثابت نہیں کرتا۔ مگر روحوں کی ہستی کو مان لیا ہے۔ اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ وہ جسم جو قبر میں رکھا گیا۔ کہاں گیا۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) شاگردوں کے پاس رہا۔

(۲) یہودیوں کے پاس۔

اگر شاگردوں کے پاس وہ جسم ہوتا تو وہ دھوکے باز اور دغاباز ٹھہرتے لیکن ہم یہہ دیکھ چکے ہیں کہ وہ سچے اور ایمان والے تھے۔ اور اگر یہودیوں کے پاس تھا تو جب شاگردوں نے یہ گواہی دینی شروع کی (اعمال ۲ باب ۲۳ آیت) کہ تم نے (یہودیوں) اُسے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے صلیب دلوا کر مار ڈالا لیکن خدا نے موت کے بند کو کھولکر اُسے جلایا۔

تو ضروری امر تھا کہ یہودی ایسے موقعہ پر وہ لاش یا اُس کا نشان اُن کے۔ سامنے لاتے اور جھوٹا ثابت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ شاگرد قید خانے میں پہونچائے جاتے۔ کوڑے مارے جاتے صلاح مشورہ کرتے کہ کسی طرح سے آپ کو مسیح کے زندہ ہونے کی منادی سے روکا جائے۔ ان کے لئے یہ آسان تھا کہ اُس کی لاش کو لیکر اُن کے سامنے پیش کر دیتے۔

پانچواں اعتراض ۔ اسٹراؤس صاحب یہہ کہتے ہیں کہ یہودیوں نے ایک لاش دھول میں دبا دی تھی پھر اُس کا کوئی باقی رہا گما سے عزیز۔ عید فسح (جب مسیح مصلوب ہوا) اور عید پنتیکوست میں بہت دنوں کا فرق نہیں ہے اگر ہے بھی تو جنازہ اور میت اس طرح رکھی جاتی تھی کہ اس عرصہ میں ان کی ہڈیوں اور ریشے ہوئے گوشت۔ سے پہچان سکتا تھا۔ لیکن اُن کا چپ رہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اُن کے پاس لاش نہیں تھی اور نہ اُنہوں نے دھول میں دبائی تھی۔

دوئم یہ کہ ہم نے مان لیا تھا کہ یہودیوں کے پاس لاش تھی۔ لیکن یہودیوں کے پاس لاش رہ نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ رومی قانون کے مطابق جو درخواست کرتا تھا لاش اُس کو ملتی تھی۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہے کہ یوسف ارمتیانے پلاطوس سے درخواست منظور ہوئی۔ قبر میں رکھا گیا۔ اور شاگردوں کو یقین کامل تھا کہ اُس کی لاش میرے اور مسیح کے دوستوں کے پاس ہے۔ لہذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ لاش کسی کے پاس نہ تھی۔ پھر کیا ہوئی ہاں زندہ ہوئی اور بیشک زندہ ہوئی۔

معزز ناظرین یہ چند خیالات ہیں جن کی بنیاد پر ہم بڑے زور کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا اور جملہ معترض کے جوابات کتاب مقدس سے ہی دیئے گئے ہوں کوئی عقلی دلیل پیش نہیں کی گئی ہے۔ اگر اور بھائیوں کا کوئی زبردست خیال ہو تو وہ بھی کچھ لکھیں اور میری مدد کریں۔

راقم:۔
نظیر حسین عیسائی سیکنڈ مولوی
مشن ہائی اسکول فرخ آباد
وارد حال بپٹسٹ مشن
آگرہ

تاریخ ۳ جون ۱۹۱۴ء

تاج گنج میں ہندوؤں کا دسہرہ کا میلہ ہوا جلسہ موقوف رہا بہت اچھی طرح سے منادی ہوئی بھائیوں نے جو گرد و نواح اور دور سے تشریف لائے تھے منادی کی۔ بھائی کنھیا لال صاحب پریچر بپٹسٹ مشن آگرہ نے آہستہ کے مضمون پر منادی کی اور بہت جوش پھیلا۔ شام کو وہاں سے واپسی ہوئی۔ ایک بھائی کا دہین جمنا میں بپتسمہ ہوا۔

تاریخ ۴ جون ۱۹۱۴ء

ساڑھے ۶ بجے صبح بابو جان پال صاحب نے دعا کی اور پادری سالومن صاحب نے یعقوب کے خط اس کے تیسرے باب اور آٹھویں آیت پر زور دیا۔ جہاں بہت سے استاد بننے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

پھر شام کو ساڑھے پانچ بجے پاسٹر سلامت علی خاں صاحب بپٹسٹ چرچ آگرہ نے اس مضمون پر کہ کن وسایل سے اہل اسلام کو صداقت سے قایل کرنا چاہئے۔ درس دیا۔ واقعی نہایت محققانہ اور منصفانہ درس تھا۔ وہ درس درج ذیل ہے۔

(۱) اہل اسلام سے گفتگو کرتے وقت کسی طرح کا تعصب نہ کیا جاوے۔

(۲) قرآن سے وہ تعلیمات پیش کیجاوے جو بائبل سے ٹکراتی ہے اور ان سچائیوں کا اظہار ان کے درمیان کریں اور ان کو بتادیں کہ جو کرنیں قرآن میں چمکتی ہیں وہ اس حقیقی آفتاب صداقت کی شعاعیں ہیں جو المسیح ہے۔

(۳) شفاعت کے متعلق انہوں نے بیان کیا اور محمدی شفاعت کے تین پہلو دکھائے۔ اول شفاعت الوجاہت دوم شفاعت المحبت سوم شفاعت بالاذن۔ ان تینوں شفاعتوں کو انہوں نے خوب ثابت کر کے دکھایا کہ یہ بیکار اور ہیچ ہیں۔

(۴) شفاعت کنندہ کی کیفیت وضاحت سے بیان کی۔

(۵) سچے اور جھوٹے شفاعت کنندہ کا بیان کیا اور قرآن سے دکھایا کہ محمد صاحب کا اقرار کہاں ہے کہیں شفاعت کرونگا۔ اور گناہ اور بے گناہ دکھا کر پیدائش پر فیصلہ چھوڑ دیا کہ جو بے گناہ ہے اس کو قبول کرو۔ آخر میں ایسا شفاعت کنندہ المسیح ٹھیرے گا۔

(۶) قرآن سے محمد صاحب کے اقرار گناہ کو دکھایا اور بائبل اور قرآن سے مسیح کی عصمت دکھا کر ثابت کیا کہ مسیح شفاعت کنندہ ہے۔

تاریخ ۵ جون ۱۹۱۴ء

کو مسٹر رام راج صاحب نے دعائیہ جلسہ کیا پھر شام کو پادری ایچ سالومن صاحب نے اس مضمون پر کہ "اہل ہنود کو کن وسائل سے صداقت سے قایل کرنا چاہئے" مضمون اعلے تھا سامعین کو فایدہ ہوا۔ معمولی باتوں سے کلام کی خوبی دکھلائی گئی۔ کوئی نئی بات نہ تھی۔ جو درج کیجاوے۔

تاریخ ۶ جون ۱۹۱۴ء

کو صبح کی عبادت پاسٹر سلامت علیخاں نے آٹھ بجے ختم کیا۔ شام کو بابو بھگوانداس صاحب نے اس مضمون پر کہ "اہل آریہ کو کن وسائل سے صداقت سے قایل کرنا چاہئے"۔ خوب اچھی طرح نبھایا۔ اچھی دلایل پیش کیں۔ سامعین موثر ہوئے۔ اکثر ایسی کتابوں سے دلایل پیش کئے جن کو اہل آریہ بالکل صحیح نہیں مانتے ہیں۔

تاریخ ۷ جون ۱۹۱۴ء

کو صبح کی اتوار کی عبادت پادری جے یعقوب صاحب نے کی۔ شام کا مضمون تھا "اصول اہل بپٹسٹ"۔ اس مضمون کے سننے کے لئے دوسری مشنوں کے بھائی بھی آئے تھے۔ خاص کر سی ایم ایس زنانہ مشن کی انگلش لیڈی صاحبہ آن کے ساتھ کسی روز لیڈیاں اور ستائیاں تشریف لائیں تھیں۔ ماسٹر سیموایل ایزک صاحب نے خوب مضمون پر بحث کی۔

مضمون مختصراً یہ ہے۔

(۱) جہاں کہیں بائبل میں لفظ بپتسمہ پرانے یا نئے عہدنامہ میں آیا ہے اس کے معنی بالکل ڈبو دینے کے ہیں (ڈپنڈ ڈو)

(۲) چند مثالیں دیں مثلاً (۱) ناماں کا سات غوطہ لگانا (۲) یہودی جب ہوتا تھا تو جسم دھویا جاتا تھا (۳) کپڑے دھونے کا جہاں ذکر آیا ہے۔ یہہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ (۴) یوحنا یردن ندی کے کنارے جہاں پانی بہت تھا ظاہر ہوا۔ (۵) مسیح نے وہیں بپتسمہ لیا۔

(۳) جوانوں کا بپتسمہ (۱) مسیح نے خود جوانی کے عالم میں بپتسمہ لیا۔ (۲) یوحنا بپتسمہ دینے والا جوانوں کو بپتسمہ دیتا تھا۔ کیونکہ وہ منادی کرتا تھا منادی سے بچے قایل نہیں ہوتے ہیں۔ (۳) متی کی انجیل ۲۸ باب آخری آس:۔ تم جاؤ انجیل سناؤ جو ایمان لائیں انہیں بپتسمہ دو۔ مسیح نے ایمانداروں کے لئے بپتسمہ ٹھہرایا۔ (۴) پطرس نے جہاں تین ہزار بپتسمہ کا ذکر ہے۔ وہ بھی جوانوں کا بپتسمہ تھا کیونکہ وہاں لکھا ہے اسکے وعظ سے تین ہزار آدمی ایمان لائے۔ اور بپتسمہ لیا۔ جب ایمان لائے بپتسمہ لیا ایمان بچے نہیں لاسکتے کیونکہ انہیں اتنی عقل نہیں ہوتی اسلئے وہ بپتسمہ بچوں کا نہیں بلکہ ایمانداروں (جوانوں) کا تھا۔

اگر پادری صاحب کہیں کہ اس قدر بپتسمہ کیسے دے سکے ہونگے۔ ہم کو ایسی مثالیں مل سکتی ہیں۔ مثلاً پادری رخشی کی کتاب اس کا ۵۰ صفحہ دیکھیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا کہ پادری رخشی نے متواتر دو رات اور دو دن کے روزہ دبعد بحالت روزہ پچاس آدمیوں کو غوطہ سے بپتسمہ دیا تو جب ایسے کمزور شخص ایسی حالت میں بپتسمہ دے سکتے ہوں پھر پطرس سا مضبوط اور روح القدس کی تلوار سے مسلح شخص نے اتنے بپتسمہ دیئے ہوں تو کیا تعجب کی بات ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ بپتسمہ جو ایمان لائیں ان کے لئے ہے۔ اگر لاسکتے ہوں ان کو دو اگر نہ لاسکتے ہوں نہ دو۔

(۴) لوگوں کا خیال ہے کہ ختنہ کی بجائے بپتسمہ ہوا چونکہ ختنہ قوم میں شامل ہونے کا ایک نشان تھا۔ اس لئے وہ بپتسمہ کا بدل نہیں ہوسکتا۔ اور ختنہ صرف مردوں کے لئے تھا۔ اس سے کل کا بیان لا یکہ ثابت ہوسکتا ہے۔

(۵) جیسے ہندوں اور بت پرستوں نے خدا کو بہت پیار کیا۔ اور بتوں کو خدا کے پاس پہونچنے کا ذریعہ بنایا۔ لہذا اب ان بتوں ہی کو خدا مان بیٹھے۔ ایسے ہی عیسائی فرقوں نے بپتسمہ جو کہ ایک ظاہری رسم تھی یہاں تک بڑھایا کہ رسم پرست ہوگئے اور انہوں نے یہ خیال کرلیا کہ بپتسمہ ہی سے نجات ہے۔ یہاں تک کہ جبتک کسی کا بپتسمہ نہ ہوجاوے اور وہ مرجاوے تو قبرستان میں دفن نہ کیا جاوے اسی لئے بچوں کا بپتسمہ رسم پرستی سے جاری ہوگیا۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے۔ کہ ایک قسم کی بت پرستی ہوگئی۔

(۶) بپتسمہ (۱) غوطہ کا درست ہے (۲) ایماندار وں یا ایمان لانے والوں کا ہونا چاہئے۔ اگر اور کسی طرح ہو وہ قابل تسلیم نہیں ہے۔

(۷) ایسے لوگوں کو جو بچپنے میں غلطی سے بپتسمہ لے چکے ہیں۔ ان کو بپتسمہ اصلی غوطہ سے دیا جائے جیسا کہ افسس میں رسولوں نے دوسری مرتبہ اصلی مسیح کا بپتسمہ دیا۔ کیونکہ انہوں نے یوحنا کا بپتسمہ لیا تھا۔

تاریخ ۸ جون ۱۹۱۴ء

کو صبح کو دعائیہ میٹنگ مسٹر جین ایلس صاحب نے کی شام کو ۵ بجے مسٹر نظیر حسین سیکنڈ مولوی مشن ہائی اسکول فرخ آباد دار و حال سینٹ مشن آگرہ نے اس مضمون پر کہ "ہم لوگوں کے مسیحی ہونے کا مدعا کیا ہے۔" (۱) اس بات پر کامل بحث کی کہ قوت عقل انسان ہی کو خدا کی طرف سے ملی ہے۔ اور تمام ذرائع اسی کے لئے ہیں۔ پھر اس مضمون پر زور دیا کہ دنیا میں ہر ایک انسان کے کسی کام کرنے کا کوئی مدعا ہوتا ہے۔ بائبل کی تواریخی مثالوں سے یہ ثابت کیا کہ فلاں فلاں اشخاص کا کیا مدعا تھا۔ آخر میں دکھلایا گیا کہ ہم لوگوں کے عیسائی ہونے کا کچھ مدعا ہے۔ پھر کل نجات کا مقابلہ کرکے بتلایا کہ ہمارا مدعا صرف نجات حاصل کرنا ہے۔ اور نجات پاکر دوسروں کو بچانا ہے جیسا کہ مضمون ہے۔ اس کی تعریف کرنا مناسب نہیں خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ہی اس مضمون کا متکلم ہوں۔ (مرزا امیر حسین)

تاریخ ۹ جون ۱۹۱۴ء

کو صبح کو پادری جی آمنٹہ صاحب نے فلپیون کے خط کی تفسیر کی شام کو پنڈت رام سہائے پاسٹر میتھوڈسٹ چرچ آگرہ نے اس مضمون پر کہ کتاب مقدس الہام سے لکھی گئی ہے۔ درس دیا درس بہت اچھا اور صاف تھا۔

۱۰ جون ۱۹۱۴ء

کو پادری صاحب نے تفسیر کی شام کو کنہیال صاحب نے مسئلہ تناسخ (آواگون) پر درس دیا لوگوں کو بہت فائدہ ہوا۔

۱۱ جون ۱۹۱۴ء

کو صبح کی میٹنگ مسٹر ٹامس ڈیوڈ صاحب نے کی اور شام کو بابو جان پال صاحب نے صادق اور شریر پر درس دیا خوب تھا۔

۱۲ جون ۱۹۱۴ء۔

کو صبح کا جلسہ پادری یعقوب صاحب نے آٹھ بجے ختم کیا۔ شام کو بابو امراج صاحب نے اس مضمون پر کہ "خدمت کے لئے ہم کو کیونکر قوت سے ملبس ہونا چاہئے۔" بہت اچھا درس تھا۔ اگرچہ بھائی کے بیٹے کو نمونیہ تھا جس کی وجہ سے سخت پریشانگی میں تھے۔ تاہم خدا کے کام کے لئے طیار ہوگئے اور ہم لوگوں کو جگا دیا۔

۱۳ جون ۱۹۱۴ء

کو ماسٹر سلامت علی خاں نے دعائیہ جلسہ کیا۔ شام کو زیر صدارت پادری ڈبلیو۔ ایف لنگ صاحب شہادتی جلسہ منعقد ہوا۔

(۱) لنگ صاحب نے عام لوگوں کے سامنے ایک انگوٹھی کے گم ہونے پھر دعا کے ذریعے اس کے ملنے کا ذکر کیا۔

(۲) اپنے شراب پینے افیون کھانے اور کسی قسم کے نشہ استعمال کرنے کا ذکر کیا۔ پھر بتلایا کہ مجھ کو دعا کے ذریعہ ان سب باتوں پر فتحیابی ہوئی

پھر پادری سالومن صاحب نے اپنی زندگی کی پستی اور بلندی دکھلائی ہر قسم کی برائی یہاں تک کہ زنا اور شرمیلی بیماریوں کا ذکر کیا۔ پھر بتلایا کہ خداوند نے میری مدد کی مجھے سنبھالا۔ اور تمام خراب کاموں سے مجھے پاک کیا۔ میرے

گناہوں کو معاف کیا۔ اور اب ایک اچھا آدمی بنادیا واقعی یہ شہادت لوگوں پر بہت اثر کرنے والی ٹھہری۔ تمام جماعت پر اس کا اثر ہوا پھر تمام لوگوں نے اپنی کمزوریوں اور برائیوں کا تذکرہ کیا اور خدا کی مدد سے اور اُس کی روح کے وسیلہ سے چھٹکارا پانے کا ذکر کیا۔ مسٹر نظر حسین نے اپنے عیسائی ہونے اور آزمائش کے بیان میں کچھ کہا۔ پھر مسٹر امیر حسین نے اپنی زندگی کے معاملات پر کچھ ذکر کیا اور چند مشکلات کے وقت جن جن آیات سے تسلی ہوئی وہ درج ذیل ہیں۔ ۲۷ زبور ۱۴ آیت۔ ۳۴ زبور ۸ آیت۔ ۲۰ زبور ۷ آیت۔

اب خداوند مسیح سے اپنی دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کی کاروائی پر برکت نازل فرماوے۔ اور ہم سب کو ہوشیار کردے تاکہ ہم خدا کے واسطے اپنے کو مخصوص کردیں۔

نظر حسین۔

کوریا میں مسیحیت

گزشتہ سے پیوستہ۔

اسی رات سے میرے دل میں گم گشتہ لوگوں کی نجات کی خواہش بڑے زور سے پیدا ہوگئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ راستے پر جو کوئی بھی ملتا میں اس کو اِسبات کی ترغیب دیتا کہ تم مسیح پر ایمان لاؤ۔ میرے دوست سمجھتے تھے کہ میں پاگل ہوگیا لیکن میں لوگوں کو جہنم میں گرتا ہوا دیکھتا۔ اور یہ سوچتا تھا کہ اُن کو فوراً اُس کی خبر دینا چاہئے۔ میرا کِمہ نامی ایک اور دوست تھا جو کہ ۳۰ میل کے فاصلے پر برفانی پہاڑوں میں رہتا تھا۔ ہم دونوں نے ایک مرتبہ بدھ مذہب کی کتابوں کا اکٹھا مطالعہ کیا تھا اب میرے دل میں بڑی آرزو پیدا ہوئی۔ کہ کسی نہ کسی طرح کِمہ کو اس سچی انجیل کی خبر پہونچانا چاہئے۔ لیکن اُس جگہ پر پہونچنے کے لئے آدمی کو بغل تک گہری برف میں گذرنا پڑتا تھا۔ چونکہ اس کے پاس پہونچنا تقریباً ناممکن تھا۔ میں نے رو رو خدا سے دعا کی کہ وہ اس کو میرے پاس بھیج دیوے۔ کیونکہ وہ مجھ سے عمر میں بہت چھوٹا اور جوان تھا۔ اُس کے کچھ مدت بعد میں نے معلوم کیا کہ میری دعا سنی گئی۔ ایک رات جب کِمہ اپنے گھر میں تھا خدا نے اس کے دل میں ڈالا کہ تو جاکر اپنے پرانے اُستاد کِل سے ملاقات کر جب کِمہ نے کِل کے پاس آنے کا ارادہ کیا اور اپنے دادا سے اس بات کا ذکر کیا تو اُس کے دادا نے کہا تم بڑے بیوقوف ہو تم دیکھتے نہیں کہ راستہ میں برف تمہاری بغل تک ہے۔ تم سفر کی تکلیف میں مرجاؤ گے لیکن کِمہ کسی بات سے نہ ڈرا۔ اور اپنے سفر میں چل نکلا اخیرکار وہ پیانگ یانگ میں میرے پاس پہونچ گیا میں اور ایک اور مسیحی دوست پانچ دن تک اُس کے سامنے نجات کی خوشخبری پیش کرتے رہے۔ اور پانچویں دن اُس نے روشنی کو پہچانا۔ وہ ہم سے زیادہ سرگرم ہوگیا اور فوراً اُس نے ہر جگہ جاکر اوروں کے سامنے نئی تعلیم کو پیش کرنا شروع کیا۔ اور اب وہ خادم الدین ہے۔ پاسبان کِل صاحب نے اس وقت کے کام کا ذکر شہر سے سن کے پادری جارج ایس ایم سی ہیکول صاحب کو لکھا۔ اور کہا کہ میں ہمیشہ خدا سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کی روح القدس کی بھرپوری میں خدا کے جلال کی عجیب ظہور کے لئے اُس کی طرف کرتا ہوں اور عجب نہیں کہ میں اِن باتوں کی بابت سوچتا ہوں خوشی کے آنسو میری آنکھوں سے بہتے ہیں یہاں پر کالج اور ہائی سکول کے طالب علم نہایت سرگرمی کے ساتھ کلام سنا رہے ہیں اور پرائمری سکول کے لڑکے بھی خدا کی محبت کا بیان سنانے میں پُر جوش ہیں۔ نہ صرف بڑے لڑکے پر سات برس کی عمر کے چھوٹے لڑکے بھی روپیہ جمع کرکے انجیل اور رسالے خریدنے کے لئے آتے۔ وہ ان رسالوں اور انجیلوں کو بازار میں تقسیم کرنے کے لئے جاتے اور بڑی بڑی منادی کرتے ہیں یہ چھوٹے بچے جوش سے بھرکر اور آب دیدہ ہوکر مسیح کی زندگی کا حال لوگوں کو سناتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ایک ایک کرکے پوچھا کرتے اور ان کو ہاتھ سے پکڑ کر کہتے ہیں کہ تم مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرو۔ کل تک قریباً چارسو اشخاص مختلف گرجاگھروں میں مسیح کو پہلی

مرتبہ قبول کر چکے ہیں۔

بعضوں نے یہ گواہی دی کہ گزشتہ دنوں میں جب اُن چھوٹے لڑکوں نے منادی کی تو اُنہوں نے اپنے گناہوں کو پہچانا۔ اور سر و رو کر اقرار کیا۔ خدا کی تعریف ہو۔ اور ہمارے مقدس مسیح کو سب جلال ہو یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم اُس کے بڑے فضل کے زمانے میں پیدا ہوئے ہیں۔

باقی دارد

لکھنؤ مسیحی پریم سبھا

لکھنؤ مسیحی پریم سبھا کا ایک جلسہ ہمارے بادشاہ جارج پنجم کی سالگرہ کی خوشی میں تاریخ ۲۲ جون ۱۹۱۴ء بروز پیر بوقت ۹½ بجے شب بمقام گھسیارے منڈی ہندوستانی گرجہ گھر کے احاطہ میں فراہم ہوا۔ دستور کے مطابق اس سبھا کے پریذیڈنٹ جناب مسٹر البرٹ سیلی صاحب کرسی نشیں ہوئے جلسہ کا آغاز میتھوڈسٹ مشن کی ہندوستانی گیت کی کتاب سے گیت نمبر ۲۹۸ "اے ہندوستان خوبصورت" کے گانے اور پادری ٹامس جی پیٹرس اسسٹنٹ جنرل سکرٹری ایپورتھ لیگ کی دعا سے ہوا۔ بھائی مسیح چرن نے زبور کی کتاب کی ۷۲ باب سے بائبل کا سبق پڑھا۔ اس سبھا کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر سیموایل دت صاحب نے اپنے مختصر بیان میں نہایت خوبی اور صفائی سے سمجھایا کہ ہم مسیحیوں کو کیوں اس دن پر غیر قوموں سے زیادہ خوشی منانی چاہیے۔ جس کے بعد ریڈ کرسچن کالیجیٹ اسکول کے طلبار کی طرف سے ایک خاص گیت ہوا۔ بھائی بھگوان داس اور مسٹر بی وائیل صاحبان کے بھی درس موقعہ کے لحاظ سے نہایت ہی عمدہ تھے۔ ایک مسیحی نوجوان نے ایک خاص اردو نظم اس موقعہ کے واسطے طیار کی تھی۔ مگر بسبب طبیعت دق ہو جانے کے تشریف نہ لا سکے۔ قاعدہ کے مطابق غریبوں کی امداد کے واسطے چندہ کیا گیا جس کی تعداد ایک روپیہ اور ۱۳ ار ہوئی

(۱) متفرق کام کے وقت پادری ٹی جی۔ پیٹرس صاحب نے رائے دی کہ اس جلسہ کی کارروائی کسی مسیحی اخبار کثیر الاشاعت میں چھپوائی جاوے۔ جو کہ کثرت رائے سے منظور ہوئی۔

(۲) ہماری سبھا کے پریذیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ سرکاری انتظام کے مطابق آپ کا تبادلہ کشمیر کو ہوا ہے۔ اور اب آپ اور زیادہ اس سبھا کی خدمت نہیں کر سکتے۔ جس کے بعد اس سبھا کے سکریٹری نے آپ کو ایک زبانی فیرول ایڈرس دیا۔

(۳) اسی موقعہ پر ایک غریب مسیحی کی طرف سے ایک عرضی آئی کہ پریم سبھا اس کے زادِ راہ کا انتظام کرے۔ جس کا فیصلہ جلسہ کے ہوا اور عرضی منظور ہوئی۔

آخر میں گیت نمبر ۷۰۹ "بادشاہ سلامت ہو" کے گائے اور مسٹر ایس دت صاحب کی کلمات برکات سے جلسہ ختم ہوا۔

جلسہ کے بعد حاضرین کی خاطر مدارات مٹھائی۔ آم۔ شربت پان وغیرہ سے ہوئی جس کے بعد تمام مسیحی۔ عورت مرد اور بچے جن کا کہ شمار ۲۵۰ سے زائد تھا سبھی خوشی اپنے اپنے گھروں قریب ۱۲ بجے رات واپس گئے۔

"بادشاہ سلامت ہو"

(۱۔ سموئیل ۱۰: ۲۴ (آخری جز))

راقم:۔

اسکر بی۔ جی

سکریٹری لکھنؤ مسیحی پریم سبھا

ریویو

پنڈت گنگا رام صاحب ایم۔اے۔ایم۔آر۔اے۔ایس کی کتاب سرچشمہ مذاہب پر ریویو

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ہم اس طرح سے معلوم کرتے ہیں کہ جب حضرت عیسےٰ پیدا ہوئے تو بدھ دھرم پلیٹین سیریا۔ اور مصر میں پھیلا ہوا تھا اور پلیٹین کے۔ایس ینز ہین بدھ دھرم کے احکام بطور خاندانی یا معمولی کہاوتوں کے مروج تھے۔ ہم بابو صاحب کو مسٹر دت کے اس بیان پر کہ بدھ مذہب پلیٹین سیریا وغیرہ میں پھیلا ہوا تھا یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سیریا چند سلطنتوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں چند بادشاہ سلطنت کرتے تھے۔ اور اس کا ایک حصہ پلیٹین یا یہودیہ کا ملک تھا۔ لہٰذا اس لفظ سیریا سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ پلیٹین کو گئے تھے۔ اب گرنا دے گیتوں میں سیریا کا ذکر ملتا ہے جیسا کہ مسٹر دت اسوکا کے گیتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بیان میں اقتباس کرتے ہیں۔ مگر پلیٹین کے لفظ کا ذکر نہیں ملتا۔ لہٰذا یہ مسٹر دت کی کتاب سے اقتباس کے طور پر لیا ہوا نہیں معلوم ہوتا۔ پس یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے مخاطب بابو صاحب نے اس لفظ کو اپنی طرف سے بڑھا دیا جو دیانت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

مسیحا تمہیں یہ بتانا پڑے گا۔
حقیقت کا جلوہ دکھانا پڑیگا۔

ہمیں سید بارشہ مسیحا تمہیں نے
دکھایا ہے اور پھر دکھانا پڑے گا

بہت زور پہ ہے مرا نفس سرکش
مجھے اس سے عیسےٰ بچانا پڑیگا۔

مرے سر سے یہ بارِ عصیاں ہٹادے
مجھے سامنے حق کے جانا پڑیگا

نہ آساں سمجھ منزلِ عشق کو تو
تجھے رنج و غم بھی اُٹھانا پڑیگا۔

ستم ہے یسوع کو نہیں مانتے ہو
جواب اس کا خالق کو دینا پڑیگا۔

تمر دست بستہ یہ کہہ دو مسیحو سے
نہ مانیگا اُس کو بتانا پڑے گا۔

دیگر

ایمان مسیحا پہ ذرا لا کے تو دیکھو۔
اور آپکے جھنڈے تلے آکے تو دیکھو

گر دل سے ترے خوف نہ محشر کا مٹا ہو
ایمان مسیحا پہ ذرا لا کے تو دیکھو۔

کیا شان مسیحا میں خدا صاف عیاں ہے۔
تم روح مقدس کو ذرا پا کے تو دیکھو۔

ہو آئینہ دل سے ابھی دور کدورت
تم ملتِ عیسےٰ میں ذرا آ کے تو دیکھو

حاضر ہے حضوری میں تمر آپ کی ارشاد
پلکوں سے بچا لاذ نگا فرما کے تو دیکھو۔

دیگر

در پے ہیں میری جان کے اغیار مسیحا
دے روح کا صدقہ مجھے تلوار مسیحا

فرقت میں مجھے جینا ہے دشوار مسیحا
اب زیست سے میں ہو گیا بیزار مسیحا

میں کس سے کہوں حال دلِ زار مسیحا
تجھ بن ہے میرا کون مددگار مسیحا۔

جو تیری حقیقت سے ہیں بے بہرہ ابھی تک
مانیں گے تجھے کیسے وہ غفار مسیحا۔

اپنے لئے کرتے ہیں جہنم کا یہ ساماں
جو تجھ کو نہیں مانتے کفار مسیحا۔

جو شیفتہ تیرا ہے وہ ہے شیفتہ حق کا
ایماں ہے یہی اور یہی اقرار مسیحا۔

تو عشرتِ فانی سے مرے دل کو پھرا دے
تو دھو دے مرے دل کا یہ زنگار مسیحا

ٹلتا ہی نہیں دل سے مرے تیرا تصور
ہوں نشۂ اُلفت سے میں سرشار مسیحا۔

کچھ شک نہیں میں ڈوبنے والا ہی تھا جبکہ
چپن نے مجھے کر دیا بیدار مسیحا۔

لکھنے کو مجھے بخش دے تو روحِ مقدس
مضمون نئے اور نئے اشعار مسیحا

بندوں میں تیرے نام ہو میرا بھی مسیحا
منت ہے تمر کی یہی ہر بار مسیحا۔

راقم
تمر (جیپوری)

ضرورت

۱۵ جولائی سے لکھنؤ کے لڑکیوں کے پردہ سکول کے واسطے ایک ہندوستانی اُستانی کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت درخواست بمعہ نقول سرٹیفکیٹ ذیل کے پتہ پر کرنی چاہیے۔

مسز ملرے۔ ظہور بخش۔ لکھنؤ۔

اشتہار ۳/۱

ایک نیا جوسٹ فین (پنکھا) فروخت کے لئے ہے ذیل کے پتے پر خط و کتابت ہونی چاہیے۔

مس ہیرس۔ لودیانہ۔ (پنجاب)

ضرورت ۶/۱

تین بائبل وومن کی ضرورت ہے دو سیالکوٹ شہر میں کام کریں گی اور ایک ضلع میں کام کرے گی صرف سرگرم مسیحیوں کی ضرورت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ میموریل ہسپتال
سیالکوٹ شہر

ضرورت

چرچ مشن سکول فرخ آباد ضلع آگرہ کے لئے ایک مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے۔ سائل انٹرنس پاس یا میٹرک ہونا چاہیئے تنخواہ ۲۰ درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام معہ اسناد آنی چاہئیں۔

منادی شہر میں کردو

دی حنی ہوس چمبہ سٹیٹ سے براہِ راست ہمالیہ پہاڑوں کے تحفے بکفایت طلب فرمائیں۔

خالص تازہ صاف شہد فی ٹن دو پونڈ عہ ر ایک ٹن پونڈ ۸ر

خالص صاف سلاجیت خبر طیبہ فی ڈبی فی تولہ ۸ر

خالص چرپی ریچھ جو سرا گیدر کو مشفی ہے۔ فی ڈبیہ چھٹانک ۴ر پونڈ ؏

خالص چربی چیتا کمی شیر فی چھٹانک ٹن ۲ پونڈ ۲ روپیہ

تازہ ریچھ جو نامردی اور سستی کی بیماری میں کام آتا ہے سالم تازہ ؏ر

پتا ریچھ فی تولہ عہ

پانگی پہاڑ کا زیرہ سیاہ نہایت خوشبودار فی پونڈ بارہ آنہ ۱۲ر

گل بنفشہ تازہ صاف فی پونڈ عہ

لیپ چشم۔ اس کے استعمال سے آشوب چشم دھند جالا دور ہوتا ہے۔ جو بوٹیوں کے رس سے طیار کیا گیا ہے۔ فی ڈبی ۴ر

خالص تازہ رسونت فی ڈبی یک چھٹانک ۴ر

بروقت آرڈر اخبار کا حوالہ ضرور دیں

خرچہ بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

دی مینیجر حنی ہوس چمبہ سٹیٹ براستہ
ڈلہوزی۔ پنجاب

تار کا پتہ:۔ ہمالین چمبہ۔

فصلی بخار و طحال کی دوا ۲/۶

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ دوا تیس برس سے سارے ہندوستان میں گھر گھر مشہور ہے۔ اور بچے سے ضعیف تک اس کے فائدہ سے آگاہ ہیں

۱۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔

۲۔ اس کے چار پانچ ہی خوراک سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

۳۔ یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہے۔ اور خون کو گاڑھا بنا کر قوئی کو مضبوط کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱۴ر چھوٹی شیشی ۸ر
محصول ۶ر ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے ملینگی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اطلاع

جو صاحب لکھتے ہیں کہ پتہ تبدیل کیا جائے جب تک اپنا قیام گاہ کا پورا پتہ جہاں سے تبدیل ہوتے ہیں اور جس جگہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں نہ لکھینگے تب تک اُن کے حکم کی تعمیل نہیں کرینگے۔ اور نیز جو صاحب اخبار نہ پہونچنے کی شکایت لکھتے ہیں وہ بھی اگر اپنا پورا پتہ خوشخط و چٹ کا نمبر نہ تحریر کرینگے تعمیل حکم نہ ہوگی۔

شکایت معاف

مینیجر نور افشاں لودیانہ

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول۔ من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلیئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴؍ رو ۶؍ رو ۸؍ +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کیئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہنکیسن صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲؍ +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴؍ ۔ ۸؍ ۔ اور ۱۲انہ یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اِس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲ صفحے قیمت اُردو ۴؍ ۔ ۸؍ ۔ ۱۲؍ رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنا دیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جائیگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہی +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہی۔ یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہی۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنریوں اور بائیبل ٹرینگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶؍ +

دائی گری۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶؍ ۔ فارسی اُردو ۸؍ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی۔ اِسلیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہی کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۰؍ یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہی +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہی جسکا نام حفظ صحت ہی بسعید غلام حید رخان پنشنر اور رئیس اٹے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے صاف طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم بھائی بنیں۔ (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہی۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہی۔ (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہی۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کس طرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہی۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہی۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) کھیلنے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور احاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴؍ +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ ۱ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ ۱ر۲
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک بعد ۔ ۔ ۔ ۸ر
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ ۵ر

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے ر	صر	ملے
چوتھائی کالم	صر	ملے	للعہ ۱۴
نصف کالم	ملے	للعہ ۱۴	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۴	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	عہ ۶۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ مدار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں ۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے ۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا ۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا ۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں ۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے ۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ۔ ۔ ۔ صہ ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

وصولی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی ۔ میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ و ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا ۔ کروکونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار رہتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ماعہ تک

قیمت کروکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر ۔ پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں ۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے ۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۴۷ء — رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے ۔ اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنش ایکٹ کے مطابق ۳۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہے گا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت منیجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ انارکلی ۔ لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے ۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے ۔ یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغ دل کے پچھلے نمبر مفت دیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بررز چھپا +

